ندائے خلافت

لاہور

خبر نامہ

ہفت روزہ

جلد نمبر ۳   شمارہ 27 45   30 نومبر تا 6 دسمبر 94ء   25 جمادی الاخریٰ تا 2 رجب 1415   قیمت فی پرچہ: ۲ روپے

دارالمطالعہ قرآن اکیڈمی

پاکستان کے مسلمان دنیا کی خوش قسمت ترین قوم تھے مگر ہم نے اپنے طرز عمل سے بڑی بدقسمتی بنالیا: ڈاکٹر اسرار احمد

شیعہ، سنی تصادم گہری بین الاقوامی سازش ہے

اقتدار پر جاگیرداروں کا تسلط ہے جن کے ہر حکم کی تعمیل کے لیے فوج حاضر خدمت رہتی ہے

انقلاب کے بغیر موجودہ نظام میں تبدیلی نہیں آسکتی

(نامہ نگار) ملک کے موجودہ مخدوش حالات سے ہر محب وطن پریشان حال ہے۔ لوگ حالات سے اس قدر تنگ آ چکے ہیں کہ وہ نئے مارشل لاء کے خیر مقدم کے لیے بھی آمادہ ہیں۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے ان خیالات کا اظہار قرآن اکیڈمی کراچی کی جامع مسجد میں نماز جمعہ سے قبل خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا سیاست دانوں کی نااہلی کی وجہ سے آنے والے مارشل لاء پر تنقید کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی۔ گزشتہ انتخابات کے موقع پر یہ امید پیدا ہوتی نظر آ رہی تھی کہ اب ملکی سیاست دو بڑی سیاسی جماعتوں کی طرف جا رہی ہے جو پارلیمانی نظام کے لیے ضروری ہے (اگرچہ دینی اعتبار سے یہ صورت حال کسی لحاظ سے بھی درست نہ تھی) حالات کی بہتری کی یہ توقع بھی--- نقش بر آب ثابت ہوئی اور ملک کو بہتری کی بجائے روزبروز بد سے بدتر حالات کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ ہر کھیل کے کچھ نہ کچھ قواعد و ضوابط ہوتے ہیں۔ اسی طرح سیاسی کھیل کے بھی کچھ اصول ہیں مگر ہماری سیاسی جماعتیں کسی ضابطے اور اصول کی پابندی کے لیے قطعاً آمادہ نہیں ہیں۔

ہر نئی حکومت کو گرانے کے لیے متحدہ محاذوں کی سیاست کے روایتی کھیل تماشے اور جوڑ توڑ سے کسی بہتری کی توقع کرنا کار عبث ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا بگڑتے ہوئے عالمی اور ملکی حالات سے نجات کا واحد راستہ اسلام کے عادلانہ نظام کا عملی نفاذ ہے۔ اسی سے ہمارے ملکی اور قومی مسائل حل ہوں گے۔ اگرچہ نظام کی یہ تبدیلی کوئی آسان کام نہیں ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایک بڑے انقلاب کے بغیر کسی بھی نظام میں تبدیلی نہیں آتی۔ انہوں نے ملک کے مجموعی حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا معاشی بدحالی، صنعتی بربادی اور مہنگائی کا طوفان روز بروز بڑھ رہا ہے۔ بدامنی اپنی انتہا پر پہنچ چکی ہے، کراچی کے حالات جس کی نمایاں مثال ہیں۔ امن عامہ کی بگڑی ہوئی صورت حال کا عالم یہ ہے کہ گھر سے نکلنے والے شخص کو اس بات کا یقین نہیں ہوتا کہ وہ صحیح سلامت گھر واپس بھی آ سکے گا یا نہیں۔ ڈاکہ زنی، قتل و غارت، کھلے عام بے گناہ لوگوں پر فائرنگ روزمرہ کا معمول بن چکا ہے۔ فرقہ وارانہ کشیدگی اب بھیانک فسادات کا روپ دھار چکی ہے۔

سپاہ صحابہ اور اہل تشیع کے جلسوں میں آتشیں اور تباہ کن ہتھیاروں کی کھلے عام نمائش آنے والے حالات کا پتہ دے رہی ہے۔ دشمن ہمارے داخلی تضادات کو ہوا دے کر ہمیں ختم کرنا چاہتا ہے۔ شیعہ، سنی تصادم ملک کے خلاف تیار کی گئی بین الاقوامی سازش کی ایک کڑی ہے۔ غیر ملکی طاقتیں اور پس پردہ ہاتھ دونوں گروہوں کو مسلح کرنے میں لگے ہوئے ہیں، جسے روکنے کی کوئی کوشش نظر نہیں آ رہی۔ غیر ملکی سرمایہ کاری کا موجودہ طوفان پاکستان کی آزادی و خود مختاری کو درپیش بڑے خطرے کی نشاندہی کر رہا ہے۔

امیر تنظیم اسلامی نے کہا پاکستان کے مسلمان دنیا کی خوش قسمت ترین قوم تھے، جن کے وطن، قومیت اور دین کے تقاضے یکساں ہیں۔ ہمارا وطن اسلام کا بیٹا ہے، ہماری قومیت کی اساس و بنیاد اسلام ہے، جو ہمارا دین ہے۔ بحیثیت قوم ہم یہاں دین کو نافذ کر دیتے تو یہ تمام تقاضے پورے ہو جاتے۔ ملک بھی مضبوط اور مستحکم ہوتا، قوم بھی سربلند اور باوقار قوموں کی صف میں کھڑی ہوتی اور دین کا بھی بول بالا ہوتا۔

قرارداد مقاصد کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت دستوری و آئینی طور پر تسلیم کر لینے کے باوجود اسلام کو بالا دستی و سپریم نظام کے طور پر اختیار نہ کرنے کے جرم میں پوری قوم شریک ہے۔ اسلام کے نفاذ میں کوئی دستوری رکاوٹ حائل نہیں مگر اس کے باوجود ہم نے اپنے اسلام دشمن اور باغیانہ طرز عمل کی وجہ سے اپنی انتہائی خوش قسمتی کو سب سے بڑی بدقسمتی بنا لیا ہے۔ ملک کے نظریاتی اساس کو اختیار نہ کرنے کی وجہ سے ہی ہمارا ملک دو لخت ہوا۔ اس وقت ملک کے حالات پھر اسی رخ پر جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا اگر ہم نے اپنے ملک کو صومالیہ بنا دیا تو یہاں بھی اقوام متحدہ کے جھنڈے تلے "محافظ فوجیں" اترنے میں کون سی رکاوٹ حائل ہوگی۔ عالمی طاقتیں پاکستان کے گرد سازشوں کے وہی جال پھیلا رہی ہیں، جو ملک کو دو لخت کرتے وقت کی گئی تھیں۔ انہوں نے کہا ہماری عظیم اکثریت جسمانی خواہشات اور تعیشات کو فراہم کرنے میں اپنی ساری صلاحیتیں صرف کر رہی ہے جب کہ دین و وطن کی طرف سے عائد تقاضوں کو پس پشت ڈال کر ملک کی آزادی و خود مختاری کو داؤ پر لگانے میں لگے ہوئے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ یہاں کے حکمرانوں نے اسلام کے قیام و نفاذ کی بجائے اسے دیس نکالا دے رکھا ہے۔ ملک کے موجودہ حالات اسلام سے بے وفائی کا نتیجہ ہیں۔ اس لسانی، ثقافتی، تہذیبی اور جغرافیائی عوامل سمیت پاکستان کی کوئی اساس سوائے اسلام کے نہیں ہے مگر پاکستان کے قیام کے بعد یہاں صرف "لا" ہی رہ گیا اور "الا" آیا ہی نہیں ہے۔

یہی وجہ ہے کہ نصف صدی کے بعد ابھی تک پاکستان کو اپنے قومی تشخص کی تلاش ہے۔ ملکی اقتدار پر جاگیرداروں اور فوج کا تسلط ہے جس کا عملی مظہر یہ ہے کہ ایک بہت بڑے جاگیردار کا جاگیردار پوتا سردار فاروق احمد لغاری ملک کا صدر بنا بیٹھا ہے اور ایسے ہی ایک بہت بڑے جاگیردار سر شاہنواز کی پوتی بے نظیر ملک کی وزیراعظم ہے۔ ملک کی فوج ان کے سامنے دست بستہ ہر خدمت کے لیے حاضر کھڑی ہے۔ حکومت جو چاہے گی، فوج وہی کچھ کرے گی۔

اپنے خطاب کے آخر میں ڈاکٹر صاحب نے کہا مذہبی فرقہ پرستی، بے جان مذہبیت اور مروجہ سیاست کے چکروں سے نکل کر قرآن کے انقلابی فکر اور نبویؐ طریق کار اختیار کرنے سے ہی دین کے غلبہ کی راہ ہموار ہوگی۔

جب اللہ کا حکم بندوں کی منظوری کا محتاج ہو جائے اس سے بڑی بغاوت کوئی نہیں

مہنگائی نے ہر شخص کے ہوش اڑا دیے ہیں ہمارا مصنوعی معیار زندگی بدعنوانی کا اصل سبب ہے: جنرل (ر) حسین انصاری

(نامہ نگار) "جو کام اللہ رب العزت نے آپنے آخر الزماں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذمے لگایا تھا، وہ یہ تھا کہ دین حق کو ہر ازم، ہر نظام، ہر سوچ اور ہر سماج پر غالب کر دیا جائے"۔ ان خیالات کا اظہار تحریک خلافت کے ناظم اعلیٰ اور تنظیم اسلامی کے مرکزی شعبہ نشر و اشاعت کے ناظم جنرل محمد حسین انصاری نے گوجرانوالہ کے مقامی ہوٹل میں منعقدہ تقریب میں کیا۔ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے جلیل القدر ساتھیوں نے یہ ذمہ داری ایسی خوبی سے نبھائی کہ اللہ تعالیٰ خود ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے۔

اب میری اور آپ کی بھی یہی ذمہ داری ہے۔ اس پیغام ربانی کو پورے عالم کے انسانوں تک پہنچانا اور اسے عملاً رائج و نافذ کرنے کی سعی و جہد کرنا، یہ فرض ہر مسلمان پر عائد ہوتا ہے، جس کو اسے ادا کرنا ہے۔ اسی حوالے سے اسے اپنے مالک کے سامنے جواب دہی کے لیے پیش ہونا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب میں مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا "اے مسلمانو! ایمان کے تقاضوں کو پورا کرو"۔ گویا دل و جان سے ایمانی تقاضے پورے کرنے کی بات ہو رہی ہے۔ آپ معاشرے کے خوشحال اور کھاتے پیتے لوگ ہیں۔ اس لحاظ سے آپ خوش قسمت اور خوش نصیب لوگ ہیں کہ رب کائنات نے آپ لوگوں کو دنیوی آسائشوں سے خوب بہرامند فرمایا ہے۔ یہ ایک عطا ہے، ایک امتیاز ہے، ایک نوازش ہے۔ اس حوالے سے آپ لوگ معاشرے کے نمائندہ و سرکردہ لوگ ہیں۔ آپ کے وسیع سماجی، معاشی اور سیاسی تعلقات اور رابطے ہیں۔ آپ لوگ ایک حوالے سے خوش قسمتی کے حامل ہیں تو دوسری جانب یہ ایک ذمہ داری اور آزمائش کا پہلو بھی ہے۔ عطا و نوازش کی بنیاد پر جواب دہی کا معاملہ بھی اسی نسبت سے ہوگا۔ آیئے اپنے رب تعالیٰ کی نوازش و عطا کے حق کی ادائیگی کے بارے میں ابھی سے غور و فکر کریں۔ وہ اس لیے کہ خدا کے ہاں محاسبے کے وقت کوئی دوسرا کام نہیں آئے گا۔

جنرل صاحب نے ملکی حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا ہماری ہر محفل چاہے وہ شادی کی ہو یا فوتیدگی کی، مذہبی ہو یا سیاسی، وہاں "حالات حاضرہ" لازماً گفتگو کا موضوع بنتے ہیں۔ ملک کی مخدوش صورت حال سے ہر شہری پریشان حال ہے۔ وہ ان حالات سے نکلنے کی تدابیر و تجاویز کے بارے میں سوچ و بچار کرتا نظر آتا ہے۔ ایسا ہونا بھی چاہیے۔ برے سے برے حالات سے نکلنے کی جس قدر تاکید اسلام نے کی ہے، کسی اور مذہب نے نہیں کی۔

انہوں نے کہا ہم سب موجودہ بگاڑ کے ذمہ دار ہیں۔ البتہ برسراقتدار طبقہ زیادہ ذمہ دار ہے۔ برے حالات کی تفصیل کی اب حاجت نہیں رہی۔ اس لیے کہ ہم سب لوگ اسے بھگت رہے ہیں۔ گویا ہاتھ کنگن کو آرسی کیا والا معاملہ ہے۔

ان حالات میں قرآن و سنت ہی ہمارے لیے روشنی کا مینار بن کر سامنے آتے ہیں۔ اس کے علاوہ پاس اور ہے ہی کیا جسے بروئے کار لا سکیں!

جنرل انصاری نے کہا وہ دن دور نہیں، جب عالم گیر و ہمہ گیر فتنہ ہمارے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لینے والا ہے۔ اس وقت صرف بدکار اور گنہگار ہی اس کی لپیٹ میں نہیں آئیں گے، بلکہ نیکوکار اور تسبیح ولے بھی ساتھ ہی رگڑے جاتے ہیں۔ جیسے گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے۔ یہ فتنہ آج ہمارے سروں پر منڈلا رہا ہے۔ ہمارے در و بام پر دستک دے رہا ہے مگر ہم بے خبر سو رہے ہیں۔ ہم نے اپنی آمدن کے مقابلے میں مصنوعی معیار زندگی اختیار کر رکھا ہے، جو لوٹ کھسوٹ اور کرپشن و بدعنوانی کا اصل سبب ہے۔

یونیسیف کا عالمی ادارہ معصوم بچوں کو کام پر لگانے کے حوالے سے خوش نہیں ہے مگر غریب کے بال کے پاس اس کے علاوہ کوئی راستہ بھی تو نہیں ہے۔ مہنگائی نے ہر شخص کے ہوش اڑا دیے ہیں۔ انہوں نے کہا ہمارے ملک کے اقتدار پر سبھی طرح کے لوگ قابض رہ چکے ہیں۔ فوجی بھی، غیر فوجی بھی۔ دائیں بازو والے بھی، بائیں بازو والے بھی اور ہمارے علمائے کرام بھی ہر حکومت کے ساتھ کسی نہ کسی طرح ہمیشہ رہے ہیں مگر پھر بھی ہماری حالت نہیں بدلی۔ وہ اس لیے کہ ہم نے غلط طریق کار اختیار کیا ہوا ہے۔ پاکستانی قوم بڑی ذہین قوم ہے مگر اسے غلط راہ پر لگا دیا گیا ہے۔ اس غلط راہ کو چھوڑ کر ہی ہم صحیح راہ پر آ سکتے ہیں۔ ہماری

باقی صفحہ ۲ پہ

فیصل آباد میں "قافلہ نوید خلافت" کی دعوتی سرگرمیاں

(نامہ نگار) رفقائے حلقہ غربی پنجاب اور تنظیم اسلامی فیصل آباد کی مشترکہ کاوش سے "قافلہ نوید خلافت" کے نام سے ایک دو روزہ دعوتی و تربیتی پروگرام ہوا جس میں پروفیسر خان محمد، میاں محمد اسلم امیر تنظیم اسلامی فیصل آباد، ملک احسان الٰہی، جناب محمد افضل صاحب، جناب نوید عمر صاحب، جناب افتخار احمد صاحب، حکیم محمد سعید صاحب، جناب آصف ندیم صاحب اور خالد بٹر صاحب شریک ہوئے۔ اس قافلہ کے روح رواں جناب ادریس رندھاوا صاحب تھے۔ گردونواح کی تین مساجد میں درس قرآن مجید کی محافل منعقد ہوئیں جن میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

گورنمنٹ ہائی سکول فیصل آباد ج ب / III کے طالب علموں اور اساتذہ سے پروفیسر خان محمد صاحب نائب ناظم حلقہ نے خطاب کیا۔ سکول کے اساتذہ کرام کے ساتھ علیحدہ ملاقات میں تنظیم اسلامی کی دعوت فکر سے متعارف کر دیا گیا۔ احسان الٰہی ملک صاحب نے دوسری دعوتی ٹیم کے سربراہ کی حیثیت سے ایک پرائمری سکول کے اساتذہ کو تنظیم کی دعوت دی۔ ابتدائی کتب بھی ہدیتہً دیں۔

"قافلہ نوید خلافت" پر مشتمل تیسری ٹیم یونین

باقی صفحہ ۳ پر

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

اداریہ

مدیر کے قلم سے

نام میں کیا رکھا ہے؟

آپ نے بھی لوگوں کو یہ کہتے سنا ہو گا کہ نام میں کیا رکھا ہے' اصل چیز تو کسی شے کی حقیقت ہے۔ یہ بات ایک حد تک درست بھی ہے لیکن معاملہ اگر کسی اصطلاح کا ہو یا کسی ایسے عنوان کا جس سے کوئی صنعت خصوصی تعلق رکھتی ہو تو نام کی اہمیت صرف بڑھ ہی نہیں جاتی بلکہ اس میں کوئی فروعی تبدیلی بھی اصولوں تک کو متاثر کرتی ہے۔ ہمارے ہاں ایسے "وسیع المشرب" لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو مسجد' مندر' گرجا اور گوردوارہ کو ایک ہی جگہ کے مختلف نام سمجھتے ہیں جہاں جا کر بندہ اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور بعض "روادار" حضرات اللہ' خدا' گاڈ' پرماتما' بھگوان' ایشور تک میں کوئی فرق محسوس نہیں کرتے۔ "بھئی' یہ سب اسی ہستی کے تو نام ہیں جن کے آگے آدمی اپنا ماتھا ٹیکتا ہے۔" لیکن ہم ان خیالات سے اتفاق نہیں کریں گے اور اصطلاحات اور صفاتی ناموں کے بارے میں تو ہمارے نزدیک احتیاط کی ضرورت کچھ زیادہ ہی شدید ہو جاتی ہے۔ مثلاً دین اور مذہب کی اصطلاحیں بظاہر ایک ہی مفہوم کو واضح کرتی ہیں یا مثلاً ایمان اور اسلام ایک ہی کیفیت کے دو نام ہیں لیکن کم از کم ہمارے قارئین پر تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ہر دو صورتوں میں دونوں اصطلاحات میں زمین و آسمان کا فرق واقع ہو جاتا ہے۔ صفاتی نام کی صرف ایک مثال کافی ہو گی۔ کوئی کہے کہ یہ لوہا تو موم کی طرح نرم ہے تب بھی سننے والے کے ذہن سے لوہے کی سختی محو نہیں ہو گی اور وہ نرمی جو لوہے کے ساتھ منسوب ہے موم ہو کر بھی کبھی صحیح معنوں میں نرمی نہ سمجھی جا سکے گی۔ علامہ اقبال نے جو فرمایا کہ "ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم۔ بزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن" تو اسی لئے کہ فولاد اور ریشم دو ایسے نام ہیں جن کی صفات کو ایک دوسرے سے کوئی نسبت نہیں دی جا سکتی۔

کچھ ایسا ہی معاملہ نظامہائے حکومت و سیاست کا بھی ہے۔ پاکستان نے قرارداد مقاصد کی شکل میں کلمہ شہادت زبان سے ادا کر کے گویا اسلام قبول کر لیا چنانچہ سمجھا گیا کہ آئین میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ کو تسلیم کرنے کے بعد جو جمہوری نظام مرتب کیا جائے گا' وہ اسلامی ہو گا۔ "اسلامی جمہوریت" کی اصطلاح اسی مفروضے کی بنا پر زبان زد خاص و عام ہوئی بلکہ بات چل نکلی کہ "اسلامی سوشلزم" کے نام کا سکہ بھی رواں ہو گیا۔ یہ غلطی ہم سے بھی ہوئی تھی لیکن الحمدللہ کہ اس کی اصلاح ہم نے بروقت کر لی۔ خیال آیا تھا کہ جمہوریت کے معنی ہی جمہور یعنی عامۃ الناس کی حاکمیت ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو جتنا چاہے مسلط کر لیا جائے' عوام یا عوام کے منتخب نمائندوں کے اختیار حکمرانی کی کامل نفی نہیں ہوتی اور جمہوریت کتنی بھی "اسلامی" ہو' اسے اس سیاسی شرک سے ہرگز پاک نہیں کیا جا سکتا جو اس نام کے اندر گویا گندھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اور ہمیں یاد آیا کہ ہمارے نظام حکومت و سیاست کا اصل نام تو "خلافت" ہے' آج جس کی شکل "خلافت عامۃ المسلمین" ہو گی اور یہ خالص قرآنی اصطلاح ہے جس میں "شورائیت" کی شکل میں جمہوریت بھی پوری شان کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ ذرا دیکھئے تو کہ خلافت میں تو جمہوریت کا عنصر بھی موجود ہے لیکن کیا جمہوریت میں خلافت کا پیوند بھی لگایا جا سکتا ہے؟۔ ہرگز نہیں!

اللہ نے بروقت کیا ہم کو خبردار' ورنہ جمہوریت کے نام پر پچھلے چند برسوں سے وطن عزیز میں جو کھیل کھیلا جا رہا ہے اور بالخصوص آج کل بے ٹکٹ جو تماشا اہل پاکستان سمیت پوری دنیا کو یہاں دکھایا جا رہا ہے' اسے دیکھ لینے کے بعد اب کون ہوش مند انسان جمہوریت کے نام پر کانوں کو ہاتھ نہ لگائے گا؟۔ آج عوام ہی نہیں' خواص یعنی میدان سیاست کے شہسوار ہمارے سیاسی رہنما بھی دہائی دیتے سنائی دیتے ہیں لیکن افسوس کہ بتوں کے رنج دینے پر بھی انہیں خدا یاد نہ آیا۔ رونا اب بھی جمہوریت ہی کا روتے ہیں۔ ہوا تو یہ ہے کہ ملک کی سیاست کے کنویں کا پانی جمہوریت نے ناپاک کر دیا ہے چنانچہ ہماری فقہ کے مطابق ضرورت اس بات کی ہے کہ پہلے جمہوریت نامی اس بلا کی لاش کو نکال باہر کیا جائے اور پھر پانی کے ستر ڈول کنویں سے کھینچ کر بہا دیئے جائیں۔ یوں پانی پاک اور قابل استعمال ہو جائے گا لیکن دوسروں کو جانے دیجئے ہماری اکثر مذہبی و دینی سیاسی جماعتیں بھی اس فکر میں ہیں اور اسی غرض سے خالص سیاسی بلکہ سیکولر جماعتوں تک سے اتحاد کے لئے تیار ہیں کہ اپنے کنویں سے ستر ڈول کھینچ کر نکالنے کے لئے قوت کو جمع کیا جائے' اس متعفن لاش کو باہر لانے اور کہیں دور لے جا کر

باقی صفحہ ۳ پر

حالات حاضرہ

کراچی جل رہا ہے

ارباب اقتدار' کوئی اس کا تدارک بھی!

کراچی کی صورتحال فیصلہ کن مرحلہ میں داخل ہو گئی۔ قیاس آرائیاں

رابن رافیل کی حکام اور ایم کیو ایم سے ملاقاتوں کو اہمیت دی جا رہی ہے N(L) 13-11

کراچی میں قتل عام ہو رہا ہے حکومت خاموش ہے' وائس آف امریکہ

پولیس بھی خوفزدہ ہے۔ متاثرہ علاقوں میں گشت سے گریز کر رہی ہے۔ فون پر دھمکیاں دیکر کاروبار بند کرایا گیا

انسانی حقوق اور امن و امان کے حوالے سے کراچی کے شہری علاقے دنیا بھر میں اہمیت اختیار کر گئے ہیں

پورے شہر کا کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ گیا ہے

J(L) 13-11

کراچی میں 3 دہشت گردوں سمیت 6 ہلاک' دھماکے سے درجنوں کمسن طلبہ زخمی' فوج واپس آ گئی

ناظم آباد' ملیر' سعود آباد' لانڈھی' کورنگی' لیاقت آباد اور زمان ٹاؤن سمیت مختلف علاقوں میں فائرنگ کے بعد کاروبار بند کرا دیے گئے

منسور چاچا کے یوم سوگ پر کراچی کے مختلف علاقوں میں فائرنگ ہوتی رہی' ایک ہوٹل سمیت 12 دکانوں کو آگ لگا دی گئی

حساس علاقوں میں غیر اعلانیہ کرفیو' فوج کا مسلسل گشت' سخت چیکنگ شروع ہو گئی' لوگوں نے محفوظ علاقوں میں نقل مکانی شروع کر دی K(L) 13-11

کراچی میں فوج کو دفعہ 245 کے اختیارات دیئے جائیں وفاق ایوانہائے صنعت و تجارت

N(L) 16-11 شہر میں کرائم کنٹرول کمیٹیاں بنا کر فوجی چوکیاں بحال کر دی جائیں پولیس کو وردی پہنائی جائے

فیڈریشن نے صدر وزیراعظم اور آرمی چیف کو "ایس او ایس" کی کال دیدی جس میں شہر کو بچانے کی اپیل کی گئی ہے

کراچی میں ملک دشمن عناصر کی سرگرمیاں بہت بڑھ گئی ہیں' دفعہ 245 کے نفاذ کا مطالبہ مارشل لا نہیں۔ ایس ایم منیر

سندھ کے تمام چیمبرز کا کنونشن یکم دسمبر کو طلب کر لیا گیا جس میں حکومت کو ٹیکس ادا نہ کرنے کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔ پی پی سی

کراچی میں امن و امان کی مخدوش صورتحال' حکومت سیاستدانوں کا اعلیٰ سطحی اجلاس بلائے گی

N(L) 19-11

یہاں کسی کی عزت و آبرو محفوظ ہے نہ ہی جان و مال کو تحفظ حاصل ہے

کراچی میں قیمتی انسانی جانوں کی کوئی قدر و قیمت نہیں رہی

یہاں کے رہنے والوں کا ایک دوسرے سے اعتماد اٹھ گیا ہے

فوج کو گشت کرتے دیکھ کر کچھ ڈھارس بندھتی ہے لیکن آخر کب تک

نوجوانوں کو اغوا کر کے بہیمانہ تشدد کے بعد ہلاک کر دیا جاتا ہے

NL 25-11

اہل کراچی اس وقت تاریخ کے بدترین دور سے گزر رہا ہے

سرچ آپریشن کے باوجود غیر قانونی اسلحہ تخریب کاروں کے پاس موجود ہے

سنگین صورتحال سے سختی سے نمٹنے کا فیصلہ' وزیراعظم کراچی پہنچ گئیں' صدر آج پہنچ رہے ہیں' دونوں بڑے سندھ کا دورہ کریں گے

کراچی میں ہنگامی حالت کے نفاذ پر غور

F(L) 18-11

کراچی میں جھڑپیں مورچے بن گئیں' 12 ہلاک

N(L) 20-11

کراچی میں مشرقی پاکستان والا حل نہیں چلے گا

N(L) 22-11

کراچی کو نظرانداز کر کے خوشحال پاکستان کا خواب کیسے دیکھ سکتے ہیں' قاضی حسین احمد

لوگوں کی جان و مال عزت و آبرو کو تحفظ حاصل نہیں۔ کراچی شہر کھنڈر کا منظر پیش کر رہا ہے۔ مولانا جان محمد عباسی

N(L) 24-11 حکمرانوں نے پورے ملک کو اپنا دسترخوان بنا لیا ہے۔ عدالتی نظام سمیت تمام اداروں کو تباہ کر دیا گیا ہے

اذان کی بجائے گولیوں اور دھماکوں کی آوازیں سنائی دیتی ہیں وزیراعلیٰ سب اچھا کا راگ الاپ رہے ہیں۔ پروفیسر غفور

N(L) 27-11 کراچی میں پیپلز پارٹی کے دفتر پر حملہ 4 ہلاک

شہر میں خوف و ہراس' فوج نے گشت شروع کر دیا

کراچی میں فوجی آپریشن ختم نہیں کیا جا رہا

فوج کی بتدریج واپسی جاری ہے قطعی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔ سرکاری عہدیدار N(L) 28-11

Karachi surrendered!

Sindh may have new capital

Pal (K) 18-11

اے ارباب حل و عقد' اے اصحاب علم و دانش مزید وقت ضائع کیے بغیر کراچی کی ابتر صورت حال کا مناسب' باوقار اور عدل و احسان پر مبنی حل تلاش کیجئے۔ اسی میں ہم سب کا بھلا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے۔

پاکستانی فوجی

جنرل محمد حسین انصاری

پاکستانی فوجی کے بارے میں عام تاثر ایک سادہ لوح انسان کا ہے' جو لوگوں کی نظر میں زیادہ ذہین نہیں سمجھا جاتا۔ اسی لیے جب بھی پاک فوج کا سپاہی سودا سلف خریدنے بازار جاتا ہے تو ہلکی شے دے کر پیسے زیادہ وصول کر لیے جاتے ہیں۔ یہی نہیں' سپاہی کے چلے جانے کے بعد دکاندار تمسخر بھی اڑاتا ہے۔

دراصل لوگ پاکستانی فوجی سپاہی کی نفسیات کو صحیح طور پر سمجھ نہیں پاتے۔ باقاعدہ' مسلسل اور بہترین ٹریننگ کے نتیجے میں پاکستانی سپاہی اشداء علی الکفار رحماء بینھم کی عملی تصویر بن جاتا ہے۔ وہ دوست کی نیت پر شک کرنا جانتا ہی نہیں۔ روزمرہ کے معمول میں وہ دوسرے کی بات کو سچ ماننے کا عادی ہو چکا ہوتا ہے۔ عیاری سے نابلد ہونا اس کی شرافت کی دلیل ہے نہ کہ کند ذہنی کی علامت۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستانی فوجی چاک و چوبند ہونے کے علاوہ نہایت بردبار' دلیر اور باہمت مخلص ہوتا ہے اور شفیق بھی۔ مجھے ایک واقعہ یاد آیا۔ 1965 کی جنگ کے دوران جب قصور کے محاذ پر کھیم کرن فتح ہو چکا تو گئی رات میں نے اپنے معائنے کی گشت میں محسوس کیا کہ ایک جگہ آٹھ دس لوگ موجود ہیں۔ قریب گیا تو معلوم ہوا کہ خاصے بوڑھے مرد اور عورتیں کھانا کھا رہے ہیں' جن میں ایک آدھ سکھ بھی تھا۔ پاس کھڑے فوجی سپاہی سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ ضعیف لوگ کہیں چھپے رہے اور بالآخر جب ڈھونڈ نکالے گئے تو حالت غیر دیکھ کر انہیں کھانے کو کچھ دیا گیا۔ میں نے پوچھا کھانا کس نے دیا ہے؟ جس انداز میں سپاہی نے جواب دیا' مجھے اس سے اس کے خوف زدہ ہونے کا احساس ہوا کہ شاید دشمن ہونے کے ناطے سے انہیں کھانا نہیں دینا چاہیے تھا۔ میں نے اسے قریب بلایا اور شاباش دیتے ہوئے کہا کہ یہی تو مسلمان فاتح کی عظمت کی پہچان ہے۔

انتظامیہ کی بے بسی

کراچی میں رہنے والوں کے لیے 1994 خونی سال ثابت ہوا۔ یوں تو کراچی کے حالات ایک عرصہ سے غیر تسلی بخش چلے آ رہے ہیں مگر جس تیزی سے اب بگڑے ہیں' اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ 1992 میں تشدد کے نتیجہ میں 121 اموات ہوئیں۔ 1993 میں 113 جب کہ 1994 میں 561 جانیں ضائع ہوئیں۔ یعنی گزشتہ سال کے مقابلہ میں 400 فیصد اضافہ ہوا۔ امسال مرنے والوں میں 66 پولیس آفیسر اور ایک رینجر کے کپتان بھی شامل ہیں۔ غیر لائسنس یافتہ کلاشنکوفوں کی تعداد 15000 بتائی جاتی ہے' جن میں سے صرف 109 پکڑی گئیں۔ پولیس اسٹیشنوں پر دھاوے کے واقعات بالخصوص ایسٹ اور سنٹرل کراچی میں کافی تعداد میں ہوئے۔ پولیس کی گشت گاڑیوں پر فائرنگ معمولی بات ہے۔

گوجرانوالہ ڈویژن میں تحریک خلافت کے ناظم اعلیٰ کی سرگرمیاں

نعیم اختر عدنان

(نامہ نگار) گزشتہ دنوں حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن کے ناظم جناب شاہد اسلم صاحب کی دعوت پر تحریک خلافت کے ناظم اعلیٰ اور تنظیم اسلامی کے مرکزی شعبہ نشرو اشاعت کے ناظم جناب جنرل (ر) محمد حسین انصاری صاحب لاہور سے نماز عصر کی ادائیگی کے بعد گوجرانوالہ کی طرف عازم سفر ہوئے۔ جنرل صاحب نے راقم کی خواہش کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے فیروزوالا سے مجھے بھی اپنے ساتھ شریک سفر کر لیا۔ جامعہ مسجد نور غوثیہ فیروز والا میں نماز مغرب ادا کی۔ بعد ازاں مسجد کے خطیب مولانا محمد احمد فریدی نے جنرل صاحب کو خوش آمدید کہا۔ یوں ہم فیروز والا سے گوجرانوالہ کی طرف عازم سفر ہوئے۔ جنرل صاحب کے ساتھ سفر کی سعادت حقیقی معنوں میں سعادت سے کم نہ تھی۔ من و تو کے فرق کے بغیر شعبہ نشرو اشاعت' تنظیمی سرگرمیوں اور ندائے خلافت کے خبرنامہ ایڈیشن کے بارے میں تبادلہ خیال ہوا۔ گھنٹہ بھر کی مسافت کے بعد گوجرانوالہ بائی پاس پر مرزا ندیم بیگ ہماری رہنمائی و استقبال کے لیے موجود تھے۔ مزید چند منٹوں کی مسافت کے بعد ہم حلقہ کے دفتر پیپلز کالونی پہنچے جہاں جذبوں اور امنگوں سے سرشار نوجوان ساتھی اپنے ہم مقصد ساتھیوں کے لیے دیدہ و دل فرش راہ کیے کھڑے تھے۔ ناظم حلقہ نے پہلی فرصت ہی میں چائے سے تواضع ضروری خیال کی۔ چائے سے فراغت کے بعد پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق دو قومی اخبارات کے نمائندے جنرل صاحب کے منتظر تھے۔ کسی تاخیر کے بغیر یہ بات چیت شروع ہوئی' جنرل صاحب کی ذاتی زندگی کے نشیب و فراز' عسکری زندگی کے معرکے' سیاسی جدوجہد کے حقائق' تحریکی سفر کی روداد اور ملکی و ملی مسائل جیسے اہم موضوعات پر مختصر وقت میں جامع انداز میں گفتگو ہوئی۔ دفتر میں نماز عشاء کی باجماعت ادائیگی کے بعد ہماری اگلی منزل گوجرانوالہ کے سٹی ٹاپ ہوٹل میں دعوتی تقریب میں شرکت تھی جہاں شہر کے تاجر و صنعتکار حضرات کے چیدہ و منتخب لوگ دین کے انقلابی فکر اور احیائی طریق کار کو سمجھنے کے لیے خاصی بڑی تعداد میں جمع تھے۔ رات کے آٹھ بجے رب کائنات کی آخری کتاب ہدایت کی آیات بینات کی تلاوت سے تقریب کا آغاز ہوا۔ اپنے ایمانی جذبوں کے اظہار کے لیے رفیق مکرم جناب امین شاد صاحب نے پرسوز اور مترنم آواز میں نظم پڑھنے کے لیے سٹیج کا رخ کیا۔ وہ اہل شہر کے سامنے اپنے خدا سے کیا ہوا عہد دہرا رہے تھے۔

"مر جائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے"

اقرار ہمارا ہے زمانے کی نظر میں
انکار ہمارا ہے زمانے کی نظر میں
کردار ہمارا ہے زمانے کی نظر میں
ہم اپنی ہی تصویر کو رسوا نہ کریں گے
مر جائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے
دشمن سے تیرے ہم کوئی پیمان نہ کریں گے
جینے کے لیے موت کا ساماں نہ کریں گے
رسوائی ملت پر چراغاں نہ کریں گے
ایسا نہ کریں گے کبھی ایسا نہ کریں گے
مر جائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے

یہ بول واقعی "بڑے بول" ہیں مگر ان وادیوں سے گزرے بغیر جدوجہد سے سرخرو ہو کر نکلنا بھی تو آخر ناممکن ہی ہے! اللہ تعالیٰ سے کیے گئے اس عہد و پیمان کی "گھن گرج" کے بعد سٹیج سیکرٹری صاحب نے قرآنی تحریک کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ آج سے ربع صدی پہلے قائم ہونے والی انجمن خدام القرآن کے نام سے قرآنی فکر کی تحریک کے برگ و بار کی صورت میں تنظیم اسلامی کے رفقاء آپ حضرات کے سامنے ہیں۔ اسی قافلہ کے ہم سفر ہمارے محترم ساتھی اور بزرگ رہنما جنرل (ر) محمد حسین انصاری بھی ہیں' جنہوں نے رائج الوقت سیاست سے اپنا دامن چھڑا کر نظام خلافت کے قیام کے لیے طریق نبوت پر انقلابی جدوجہد میں اپنے شب و روز اور توانائیاں اور صلاحیتیں لگانے کا فیصلہ کیا۔ جنرل صاحب اپنے اسی عزم کی پاسداری میں جہاں سے دعوت آتی ہے کشاں کشاں کچے دھاگے سے بندھے آتے ہیں۔ نظام خلافت کے احیاء کی صدا اب نسبتاً بڑے وسیع حلقے میں پھیل چکی ہے جس میں روز بروز تیزی آ رہی ہے۔ اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے تپتی راہیں اور کٹھن مراحل ہماری راہ دیکھ رہے ہیں۔

تاخلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

مرزا ندیم بیگ حلقہ گوجرانوالہ کے نائب ناظم اور جناب شاہد اسلم صاحب ناظم حلقہ کے دست راست ہیں۔ میں جب بھی اپنے اس نوجوان ساتھی کو دیکھتا ہوں علامہ اقبال کا یہ شعر ذہن میں آ جاتا ہے۔

جہاں میں اہل ایمان صورت خورشید جیتے ہیں
ادھر ڈوبے ادھر نکلے' ادھر ڈوبے' ادھر نکلے

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس نوجوان کے جذبوں کو اور جوان بنا کر رفعت و سربلندی عطا فرمائے۔ مرزا ندیم بیگ نے خطاب کرتے ہوئے کہا زمین پر اللہ تعالیٰ کی نمائندگی کا نام خلافت ہے۔ اپنے خالق مالک کے احکامات و فرمودات کی بے چون و چرا اور کامل پابندی کرنے والے ہی کو بندۂ مومن کا نام دیا جاتا ہے۔ خلافت راشدہ کے رخ روشن پر چمکنے والے ستارے ابوبکرؓ' عمرؓ' عثمانؓ اور علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جیسے عالی مرتبت لوگ تھے' جنہوں نے قوم کے رہبر و قائد ہوتے ہوئے ان کے "مخدوموں" کی روش اختیار کی۔ دنیا اس درخشاں اور زریں عہد کو یوں ہی اپنی آنکھوں کا نور اور دل کا سرور نہیں سمجھتی۔ دنیا میں تہذیب و تمدن' اخلاق و کردار' حقوق و فرائض اور سیاست و ریاست کے ضابطے اسی دور کی صدائے بازگشت دکھائی دیتے ہیں۔ بقول شاعر۔

بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے
یہ پود سب انہیں کی لگائی ہوئی ہے

انہوں نے کہا کہ نظام خلافت کے قیام اور اس کے تحفظ و بقا کے لیے صحابہ کی مقدس جماعت نے وہ مثالیں رقم کیں کہ انسانی تاریخ انہیں پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ہم بھی اسی مقدس اور عظیم مشن کی تکمیل کے لیے اٹھے ہیں' ہمیں بھی مصائب و مشکلات اور ایثار و قربانی کے ان دریاؤں کو عبور کرنا ہوگا۔ اگر یہ مراحل ہمیں پیش نہیں آ رہے تو یہ عافیت کی گھڑیاں ہمارے لیے ایک خطرے کی علامت رکھتی ہیں۔ ہم ایک لحاظ سے بدقسمت اور نامقبول لوگ ہیں۔ محض عبادات اور چند رسومات کی ادائیگی سے ہم اپنی گراں اور بھاری ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہیں ہوسکتے۔ آج ہم اللہ کی حاکمیت سے انکاری اور اس کے نظام سے باغی سماج کی گرفت میں ہیں جسے توڑے بغیر توحید کا تصور محال ہے! ایسی توحید جس میں فضیلت کا معیار "تقویٰ" ہو۔ یہ دولت اگر کسی کمی یا عام آدمی کے پاس بھی ہو تو وہ محترم و مکرم ہوگا جبکہ اس دولت سے محروم سید زادے کو کوئی حیثیت حاصل نہ ہوگی۔

انہوں نے کہا ملک کے حکمران طبقات پوری قوم کی محنت کو ہڑپ کرتے جا رہے ہیں' ان کے گھوڑوں اور کتوں کو بھی وہ سہولتیں حاصل ہیں جن کا "غریب کے بال" تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس ظلم و استحصال کے ذمہ دار موجودہ نظام کے رکھوالے اور محافظ و کارندے ہیں جو بڑے بڑے جاگیردار اور وڈیرے ہیں' نظام خلافت میں ایسے لوگوں کے لیے کوئی جگہ ہوگی نہ مقام۔

مرزا صاحب کی پرجوش دردمندی کے بعد مہمان خصوصی جنرل (ر) محمد حسین انصاری صاحب کو خطاب کی دعوت دی گئی۔ آپ نے حاضرین محفل کے سامنے الفاظ کی صورت میں رس بھرے الفاظ بکھیرنے شروع کیے جسے سامعین نے دل کے کانوں سے سنا۔ جنرل صاحب نے لوگوں سے کہا کہ وہ پیش کردہ باتوں پر غور و فکر کریں۔ یہ باتیں اگر اچھی اور قابل عمل نظر آئیں تو اس پر عمل کرنے کے لیے آگے بڑھیں۔ تقریب کے اختتام پر چینی طرز کے کھانوں سے لذت کام و دہن کا بھرپور انتظام تھا۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک تقریب کے جملہ منتظمین اور شرکاء کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین

چلتے چلتے۔۔۔ابلیس کی مجلس شوریٰ کی کارروائی

ایک رات میں امیر تنظیم اسلامی جناب ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کا خطاب جمعہ کیسٹ کی ریل سے کاغذ کے صفحات پر اتار رہا تھا کہ میرا چھوٹا بھائی محمد شعیب میرے پاس آیا اور کہنے لگا بھائی جان ٹی وی پر پارلیمنٹ (مجلس شوریٰ) کے مشترکہ اجلاس سے صدر کا خطاب دکھایا جا رہا ہے۔ میں اس کارروائی کو دیکھنے کے لیے اٹھا۔ ٹی وی سکرین نظروں کے سامنے تھی۔ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری پارلیمانی سال کے آغاز پر پارلیمانی روایت کے مطابق خطاب فرما رہے تھے۔ اس اجلاس کی "کارروائی" دیکھنے کے لیے دیگر ممتاز شخصیات کے ساتھ ملک کی مسلح افواج کے سربراہ بھی بطور خاص تشریف فرما تھے۔ اپوزیشن کی رکن جنابہ تہمینہ دولتانہ اپنی نشست سے اٹھیں۔ انہوں نے ایک چھوڑ' دو دوپٹے اوڑھ رکھے تھے۔ موصوفہ قومی اسمبلی کے سپیکر اور سینٹ کے چیئرمین کی نشستوں کے برابر آ کر ایک بڑے سردار اور اپنے علاقے کے "تمن دار" کی طرف زور سے دوپٹہ پھینکا۔ پھر موصوفہ اپنی ہی جنس سے تعلق رکھنے والی وزیرِ عظمٰی صاحبہ کی طرف بڑھیں مگر ان کے حمایتی تہمینہ کے راستے کی دیوار بن گئے۔ قوم کے نمائندوں نے اپنی نشستوں کو چھوڑ کر اسمبلی کو دھینگا مشتی کے اکھاڑے میں تبدیل کر دیا۔ سیاہ جھنڈیاں لہرائی جانے لگیں۔ غیر پارلیمانی عبارات سے مزین پلے کارڈ ڈسپلے کیے گئے۔ بینر پر درج عبارت کے ذریعے صدر کو ---- تک کہہ دیا گیا۔ "معزز" اراکین اسمبلی کے مابین "پیار و محبت" کے اظہار کے کئی راؤنڈ ہوئے۔ "اچھل کود" اور "تو تو میں میں" کا یہ اعلیٰ سطحی مظاہرہ قابل دید تو تھا ہی' باعث شرم بھی ہے مگر میرے پیار وطن کے پیارے لوگو! سردار فاروق لغاری کا صدارتی خطاب مسلسل ہو رہا تھا اور بے نظیر "تسبیح گردی" کے ساتھ ساتھ موقعہ بے موقعہ تالیاں پیٹ رہی تھیں۔ ٹی وی کے کمپیئر کہہ رہے تھے صدر کی تقریر جاری ہے۔ وہ دستور کے مطابق تقریر کر رہے ہیں۔ لغاری صاحب سے پہلے اس منصب پر غلام اسحاق خان فائز تھے۔ ان کے صدارتی خطاب کے دوران اس وقت کی اپوزیشن اور آج کی حکومت نے بھی کچھ اسی قسم کی کارروائی کی تھی۔ یعنی --- بابا --- وغیرہ وغیرہ۔ علامہ اقبال نے اپنے الہامی و لافانی کلام میں شیطان کی پارلیمان کو "ابلیس کی مجلس شوریٰ" کا خطاب دے کر اس کا حال کہہ سنایا تھا مگر آج میں کیا پوری قوم ابلیس کی مجلس شوریٰ کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔ اس جمہوری گند کے بعد بھی کوئی ایسی جمہوریت کی وکالت و حمایت کرے تو ہمیں ضرور تعجب ہوگا ایسے دانشوروں کی عقل پر۔

آیئے نعرہ لگائیں:

"کھیت وڈیروں سے لے لو
ملک لٹیروں سے لے لو
کوئی نہ رہ جائے عالی جاہ
پاکستان کا مطلب کیا
لا الٰہ الا اللہ

بقیہ فیصل آباد کی سرگرمیاں

کونسل نمبر 123 کے طبی مرکز گئی اور وہاں کے عملے کو نظام خلافت کی برکات اور طریق کار سے روشناس کرایا۔ بعد ازاں رفقاء کی دو ٹیمیں مقامی بینک اور ویٹرنری ہسپتال کے عملے سے ملاقات کے لیے ترتیب دی گئیں۔ "قافلہ نوید خلافت" نے دو دنوں میں تقریباً چھ سو افراد تک خلافت کا پیغام پہنچایا۔

دیہہ خدایا! یہ زمیں تیری نہیں میری نہیں
تیرے آباء کی نہیں تیری نہیں میری نہیں

پاکستان کے دیہہ خدا

پاکستان کے دیہہ خداؤں کو چار طائفوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1۔ خاندانی جاگیردار' وڈیرے اور زمیندار جن کے پاس اب بھی باغوں' شکار گاہوں اور مویشی پال فارموں کے علاوہ وسیع قطعات اراضی موجود ہیں۔

2۔ سرکاری افسر' جج اور فوجی جن کو 1958ء کے بعد ملک کی منتخب اور زرخیز ترین زمین عطا کی گئی۔

3۔ سمگلر جنہوں نے اپنی ناجائز دولت پر پردہ ڈالنے کے لیے زمین خریدلی۔

4۔ 22 خانوادوں کے افراد جنہوں نے صنعتی اور تجارتی اجارہ داری قائم کرنے کے علاوہ کاشتکاری سے بھی اپنے مفاد وابستہ کر لیے۔

ان میں سے پہلا طائفہ بڑا سخت جان ہے۔ وہ چونکہ یا تو خود برسراقتدار ہوتا ہے یا حکومت وقت کا سب سے بڑا موید مددگار کہلاتا ہے' اس لیے کوئی بھی حکومت اسے ختم نہیں کر سکی۔ اس طائفہ میں دو قسم کے افراد شامل ہیں: ایک وہ جن کے آباؤ اجداد نے غداری کی اور 1857ء کے انقلاب میں انگریز کو اس ملک میں اپنے پاؤں جمانے کے لیے بڑھ چڑھ کر امداد بہم پہنچائی۔ دوسرے وہ جنہوں نے مغلیہ دور کے خاتمہ پر طوائف الملوکی اور سیاسی بے چینی سے فائدہ اٹھایا اور بڑے بڑے قطعات اراضی پر قابض ہو کر انگریز سے اپنے حقوق ملکیت منوالیے۔ اس میں شبہ نہیں کہ دونوں طائفوں کی اولاد نے پہلے برصغیر اور بعد میں پاکستان کے مسلمانوں کی بڑی خدمت کی ہے اور اسے قوم فروش یا غدار کہنا کسی طرح بھی درست نہیں۔ تاہم اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ پاکستان کی اراضی پر اس طائفہ کے بیشتر افراد اپنا حق ملکیت 1857ء سے پہلے ثابت نہیں کر سکتے۔

بقیہ: اداریہ

پھینکنے کا کام ان کی مہم میں شامل ہی نہیں۔ ہماری فقہ پر نئے زمانے کے لوگ طعنے توڑتے ہیں کہ کیسی دقیانوسی باتوں کا مجموعہ ہے لیکن آپ نے دیکھا کہ ہوش مندی کی بات ہماری دقیانوسی فقہ میں پائی جاتی ہے جبکہ اس بدقسمت قوم کے نام نہاد سیاسی رہنما عقل و خرد سے پیدل ہیں۔

آیئے مل کر خلافت کا پیغام عام کریں جو وقت کی اصل پکار ہے۔ پاکستان کے مسلمانوں کو خلافت کی نوید دیں اور انہیں یاد دلائیں کہ ان کے رب نے انہیں اپنا خلیفہ بنا کر اس دنیا میں بھیجا تھا اور خلیفہ کا کام اپنے مالک' اپنے بادشاہ' اپنے حاکم اعلیٰ کے احکام کو جاری کرنا اور ان پر عمل درآمد کو یقینی بنانا ہے' خود اپنی حکومت کا تخت بچھا کر حکم چلانا نہیں۔ ہماری انفرادی خلافت ایک اجتماعی سانچے میں ڈھل کر خلافت عامۃ المسلمین علیٰ منہاج النبوۃ بن جائے گی اور یہی وہ بابرکت نظام زندگی ہے جس کا حسین خواب انسانیت کو خلافت راشدہ کی شکل میں دکھایا گیا تھا۔ اس خواب کی تعبیر ایک بار پھر پورے کرۂ ارضی پر پوری شان سے جلوہ گر ہوگی اور یہ ہماری تمناؤں کا کوئی فسوں نہیں بلکہ اللہ کی مشیت کا تقاضا' محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابدی و عالمی رسالت کی تکمیل کی شرط لازم ہے اور خود آپؐ نے اپنی زبان مبارک سے صاف لفظوں میں اس کی بشارت بھی دی ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس خواب کی تعبیر اور نبی اکرمؐ کے مشن کی تکمیل میں اپنے دن کا چین اور رات کا آرام حرام کر رہے ہیں۔ اے اللہ! تو ہم سب کو انہی میں شامل فرما۔ رہی جمہوریت اور وہ پورا نظام جو اس کی پشت پر ہے' اس کے فساد کا موجودہ نقشہ سر کی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد کون ہوگا جو بیزاری کا اظہار نہ کرے۔ شمع خلافت کے پروانوں کے لئے اپنی سوچ کا بیج ڈالنے کا آج کے موسم سے زیادہ سازگار موسم اور کب آئے گا!

موسم اچھا' پانی وافر' مٹی بھی زرخیز
جس نے اپنا کھیت نہ سینچا' وہ کیسا دہقان

پتہ:

تحریکِ خلافت پاکستان کا نقیب

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر---- 9184

جلد : --------- 3

شمارہ : ------- 27

مقامِ اشاعت : K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور

مطبع مکتبہ جدید پریس لاہور

مدیر: اقتدار احمد

نائب مدیر: نعیم اختر عدنان

ترتیب و تزئین: غازی محمد وقاص

جاری کردہ شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی

A-4 مزنگ روڈ لاہور

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کا رفقائے تنظیم کے نام خصوصی پیغام

محترم رفقائے تنظیم اسلامی پاکستان۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

امید ہے کہ آپ مع جمیع متعلقین بخیر و عافیت ہوں گے۔

اس سالانہ اجتماع میں میرا ارادہ تھا کہ اپنے افتتاحی خطاب میں ایسے مبتدی رفقائے تنظیم کو ان کے عہد رفاقت کے حوالے سے ان کی ذمہ داری یاد دلاؤں جو "ملتزم" قرار پانے کے لیے نظام العمل کے مطابق ضروری تقاضے پورے کرنے کی جانب توجہ نہیں کر رہے ہیں اور اس طرح گویا مستقل طور پر "مبتدی" کے درجہ ہی میں "مقیم" ہوگئے ہیں لیکن عین وقت پر وقت کی کمی کے باعث میرا یہ ارادہ پورا نہ ہو سکا' جس کی تلافی اس خط کے ذریعے کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

آپ نے اپنے دینی فرائض کی ادائیگی کے لیے تنظیم اسلامی میں شمولیت کی خاطر مجھ سے "بیعت سمع و طاعت فی المعروف" کا جو رشتہ استوار کیا تھا' اس کا اولین تقاضا تھا کہ آپ جلد از جلد ضروری لوازم پورے کر کے ملتزم رفیق بنیں۔ اس لیے کہ اس عہد کے حقیقی اور عملی ایفاء کی تو واحد صورت یہی ہے کہ ع "پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ!" کے مصداق تنظیم کے نظم کے ساتھ عملاً "پیوستہ" ہو جائیں یا چمٹ جائیں (واضح رہے کہ ملتزم کے لفظی معنی چمٹ جانے والے کے ہی ہیں) اب اگر آپ اس جانب پیش قدمی نہیں کر رہے تو گویا اپنے عہد کی مسلسل اور مستقل طور پر خلاف ورزی کر رہے ہیں' جس سے اندیشہ ہے کہ اس حالت میں جو تھوڑی بہت بھاگ دوڑ اور وقت و مال کا انفاق آپ تنظیم کے لیے کر رہے ہیں' اس کے ثواب سے اس مسلسل عہد شکنی کی سزا بڑھ جائے اور الٹے لینے کے دینے پڑ جائیں۔

اس معاملے کی اہمیت کو اس مثال سے سمجھئے کہ بعض سنتیں تو ایسی ہیں کہ انسان سے کبھی رہ بھی جاتی ہیں لیکن حتی الامکان انہیں ادا کر لیا جاتا ہے۔ جیسے نماز کی غیر موکدہ سنتیں (بلکہ بعض محققین کے نزدیک کبھی کبھی موکدہ سنتیں بھی چھوڑ دینی چاہئیں تاکہ فرائض اور سنتوں میں فرق و امتیاز رہے! واللہ اعلم) لیکن داڑھی کی سنت ایسی ہے کہ اگر کسی نے رکھی ہوئی ہے تو گویا دن اور رات ہر لحظہ اس سنت پر عمل ہو رہا ہے اور اگر نہیں رکھی تو گویا ترک سنت کا گناہ (اس لیے کہ داڑھی سنت موکدہ ہے) ہر لحظہ ہو رہا ہے۔ اسے فزیالوجی کی اصطلاح میں "ALL OR NONE LAW" کہتے ہیں۔ یعنی کوئی شے ہوگی تو پوری ہوگی ورنہ بالکل نہیں ہوگی۔ درمیانی صورت کوئی نہیں۔

اب آپ غور کریں کہ بڑے بڑے انسان سے بھی کبھی کبھی تو خطا اور نسیان کے باعث غلطی یا گناہ کا صدور ہو ہی جاتا ہے جس پر وہ توبہ کر لے تو معافی بھی مل جاتی ہے لیکن اگر کوئی شخص کسی ایک گناہ پر ہی سہی' مستقل ڈیرہ لگا لے تو معاملہ (سورۃ البقرۃ کی آیت ۸۱ کے مطابق) بہت سنگین ہو جاتا ہے۔ اسی طرح خواہ کوئی رفیق تنظیم کتنا ہی "ملتزم" ہو جائے نظم کے ضمن میں کبھی کبھی کوئی کوتاہی ہو ہی جائے گی' جس پر معذرت کر لے گا تو معاملہ ختم ہو جائے گا لیکن جو رفیق مبتدی بن کر وہیں کا ہو کر رہ گیا ہے' وہ تو ہر لحظہ نظم کی خلاف ورزی اور اپنے عہد رفاقت کی نفی کر رہا ہے۔ لہٰذا اندیشہ ہے کہ اس کا معاملہ نظم جماعت کے اعتبار سے اسی نوعیت کا ہو جائے جو عام کبیرہ گناہوں کے ضمن میں سورۃ البقرہ کی متذکرہ بالا آیت میں بیان ہوا ہے۔ میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں کہ ہم میں سے کسی کا معاملہ بھی اس کے آس پاس ہو اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد از جلد اس اندیشے والی صورت حال سے نکلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مبتدی رفیق کے ملتزم قرار پانے کے ضمن میں اولین تقاضا مبتدی تربیت گاہ میں شرکت کا بھی ہے۔ اگر کسی وجہ سے آپ اب تک اس تقاضے کو پورا نہیں کر سکے تو کمر ہمت کسیں اور جلد از جلد اس عہد شکنی کی کیفیت سے نکلنے کی کوشش کریں۔ اس کے لیے فوری طور پر تین مبتدی تربیت گاہوں کا اہتمام کیا گیا ہے جن کا شیڈول ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔ اس کے مطابق تربیت گاہ میں شرکت کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ والسلام

(ڈاکٹر اسرار احمد) امیر تنظیم اسلامی پاکستان

تربیت گاہوں کا پروگرام درج ذیل ہے:

1- 16 دسمبر تا 22 دسمبر 94ء' مرکزی دفتر تنظیم اسلامی لاہور
حلقہ سرحد' پنجاب شمالی' آزاد کشمیر' گوجرانوالہ ڈویژن اور حلقہ لاہور کے رفقاء شریک ہوں گے۔

2- 6 تا 12 جنوری 95ء' قرآن اکیڈمی کراچی
حلقہ سندھ بلوچستان کے رفقاء شریک ہوں گے۔

3- 20 تا 26 جنوری 95ء' قرآن اکیڈمی ملتان
حلقہ پنجاب جنوبی و پنجاب غربی کے رفقاء شریک ہوں گے۔

حلقہ لاہور ڈویژن کا خصوصی تنظیمی اجتماع

(نامہ نگار) تنظیم اسلامی حلقہ لاہور ڈویژن کا ایک خصوصی تنظیمی اجتماع 30 نومبر بروز بدھ بعد از نماز مغرب پونے چھ بجے شام قرآن آڈیٹوریم لاہور میں منعقد ہوگا۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد اجلاس کی صدارت فرمائیں گے۔ اس خصوصی اجتماع میں لاہور کی چھ تنظیمات' اسرہ ہیر کرباٹھ اور منفرد رفقاء شرکت کریں گے۔ اس پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید اور ترجمے سے ہوگا۔ فیصل آباد میں کی گئی تقریر بذریعہ آڈیو کیسٹ سنائی جائے گی۔ حلقہ لاہور کی سرگرمیوں پر مشتمل تنظیمی رپورٹ ناظم حلقہ محترم عبدالرزاق صاحب پیش کریں گے۔ لاہور وسطی کے امیر مرزا ایوب بیگ صاحب امیر و مامور کے باہمی تعلقات کی وضاحت کریں گے۔ بعد میں امیر تنظیم جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب رفقاء سے خصوصی خطاب فرمائیں گے۔

میانوالی شہر میں عوامی جلسہ منعقد ہوگا

(نامہ نگار) تنظیم اسلامی کے زیراہتمام میانوالی شہر میں 14 دسمبر کو ایک عوامی جلسہ منعقد ہوگا جس میں ناظم حلقہ جناب رشید عمر صاحب اور دیگر مقررین نظام خلافت کے ثمرات اور طریق کار کی وضاحت کریں گے۔

عقد نکاح مسنونہ

(نامہ نگار) حافظ محمد عرفان تنظیم اسلامی لاہور وسطی کے رفیق کا نکاح مسنونہ 16 دسمبر 94ء کو بعد از نماز عشاء جامع مسجد چوبرجی کوارٹرز' ملتان روڈ لاہور میں منعقد ہوگا۔ امیر تنظیم اسلامی جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب خطبہ نکاح ارشاد فرمائیں گے۔ رفقاء و احباب کو شرکت کی خصوصی دعوت ہے۔

ملک محمد اقبال واحد سابق امیر تنظیم اسلامی فیصل آباد انتقال کر گئے

سابق امیر تنظیم اسلامی فیصل آباد ملک محمد اقبال واحد (مرحوم) طویل علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) جناب اقبال واحد صاحب تنظیم اسلامی کے بڑے سرگرم رفیق تھے۔ تنظیم اسلامی کے ترجمان ماہنامہ "میثاق" کے قارئین ملک صاحب سے بخوبی متعارف ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی مغفرت اور رحمت سے نوازے اور مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

خصوصی تربیت گاہ برائے مسائل حکمت

تنظیم اسلامی کے مرکزی شعبہ تربیت کے زیر اہتمام ایک خصوصی تربیت گاہ "برائے مسائل حکمت" 23 تا 27 دسمبر مرکزی دفتر تنظیم اسلامی گڑھی شاہو لاہور میں منعقد ہوگی۔ تربیت گاہ میں شرکت کے خواہش مند رفقاء مرکزی دفتر کے نام باقاعدہ درخواست ارسال کر کے شرکت کی اجازت حاصل کریں۔ ایسے رفقائے تنظیم جو قرآن حکیم کے منتخب نصاب یا دورہ ترجمۃ القرآن مکمل کر چکے ہوں' درخواست دے سکتے ہیں۔ نیز ایسے ملتزم رفقاء جنہیں زیر بحث موضوعات سے خصوصی دلچسپی ہو' وہ بھی اس میں شرکت کے لیے اجازت حاصل کر لیں۔

تربیت گاہ میں حسب ذیل موضوعات زیر بحث آئیں گے۔

"حقیقت انسان"۔ "حقیقت وحی" "فکر اقبال اتفاق اور اختلاف"۔ "فلسفہ الوجود اور اس کی مختلف تعبیرات" "مقام صدیقیت اور تصوف کی حقیقت"۔

مرکزی شعبہ جات کے ناظمین' ناظمین حلقہ جات اور امرائے تنظیم کی شرکت لازم ہوگی۔

کوائف نامہ شمولیت برائے تربیت گاہ

1- نام مع ولدیت- 2- اسرہ / تنظیم جس سے تعلق ہے۔

3- ڈاک کا مکمل پتہ مع فون نمبر اگر ہو۔

4- منتخب نصاب / دورہ ترجمۃ القرآن کی تکمیل کا ذکر۔

5- آپ کتنے عرصہ سے ملتزم رفیق ہیں۔

6- آپ تنظیمی نظم کے حوالے سے کس ذمہ داری کو ادا کر رہے ہیں۔

درخواست سادہ کاغذ پر ارسال کی جائے اور مرکزی دفتر تنظیم اسلامی پاکستان 67_ اے علامہ اقبال روڈ کے نام 12 دسمبر تک موصول ہو جانی چاہیے۔

"قادیانیوں سے متعلق پاکستان پینل کوڈ کی دفعہ کیا کہتی ہے"

قادیانی گروپ کے افراد وغیرہ اگر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کریں یا تبلیغ کریں یا اپنے عقیدے پرچار کریں' قادیانی جماعت کا کوئی فرد یا لاہوری گروپ ہو (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں یا کسی اور نام سے منسوب ہیں) جو براہ راست یا بالواسطہ طریقے سے اپنے آپ کو بطور مسلمان ظاہر کریں یا کہلائیں' اپنے عقیدے کو اسلام کے طور پر پیش کریں یا تبلیغ کریں یا اپنے عقیدے کا پرچار کریں یا دوسرے لوگوں کو اپنے عقیدہ کی قبولیت کی دعوت دیں' الفاظ کے ذریعے سے چاہے وہ زبانی الفاظ سے ہو یا تحریری الفاظ سے یا کسی محسوس ذریعے سے یا کسی اور طریقے سے' غرض یہ کہ کسی ایسی چیز کے ذریعے سے جس کا تعلق اسلام سے جڑتا ہو' قابل سزا ہوگی۔ جس کا عرصہ تین سال تک ہو سکتا ہے اور جرمانہ بھی عائد کیا جا سکتا ہے۔

حلقہ غربی پنجاب کے ناظم حلقہ جناب رشید عمر صاحب کا دورہ سرگودھا و میانوالی

(نامہ نگار) فیصل آباد ڈویژن کے ناظم جناب رشید عمر صاحب نے سرگودھا شہر میں تنظیم اسلامی کے مقامی دفتر واقع سیٹلائٹ ٹاؤن میں رفقائے تنظیم سے ملاقات کی۔ دعوتی و تحریکی سرگرمیوں کو زیادہ بہتر انداز میں منظم کرنے کے بارے میں باہمی تبادلہ خیال ہوا۔ سرگودھا میں انجمن خدام القرآن کے پلاٹ پر تعمیری منصوبے کے حوالے سے بھی بات چیت ہوئی۔ ناظم حلقہ نے بعد ازاں میانوالی کا دورہ کیا۔ دورے میں آئندہ کے لیے دعوتی و تنظیمی پروگراموں کو حتمی شکل دی گئی۔ حلقہ فیصل آباد ڈویژن میں شامل میانوالی شہر کے رفقاء کی محنت سے تنظیم کو ایک نئے رفیق میسر آ گئے ہیں' جنہوں نے میانوالی میں قرآن اکیڈمی کی تعمیر کے لیے چار کنال اراضی دینے کی پیشکش کی ہے۔

بقیہ: انصاری صاحب

انتخابی سیاست بڑے بڑے آڑھتیوں کے بل بوتے پر قائم ہے۔ میں اس گھر کے در و دیوار دیکھ آیا ہوں۔ جس نظام سے ہمارے تمام مسائل جنم لے رہے ہوں' وہ ان کا تریاق کیسے بن سکتا ہے؟

جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دے رکھا ہو' وہ بندوں کے لیے کیسے جائز ہو سکتی ہے؟ اگر صورت یہ بن جائے کہ اللہ کا حکم بندوں کی منظوری کا محتاج ہو جائے تو اس سے بڑی بغاوت اور سرکشی کیا ہو سکتی ہے؟

اپنے خطاب کے آخر میں جنرل صاحب نے فرمایا "قرآن و سنت کو واقعتہً" "سپریم لا" بنا دیا جائے تو یہی خلافت کا نظام ہے' جس کی تنظیم اسلامی جدوجہد کر رہی ہے۔